السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت جب کوئی مسجد میں آئے تو کیا وہ دو رکعت نماز پڑھے یا خطبہ سننے کیلیئے چپ ہو کر بیٹھ جائے؟ ہمارے یہاں ایک حنفی مولوہ وہ کہتے ہیں کہ خطبہ کے دوران نماز نہیں ہوتی اس کی کتاب وسنت سے وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب امام خطبہ جمعہ دے رہا ہو اور اسوقت اگر کوئی آدمی آئے تو اسے دو رکعت پڑھنے کے بغیر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے: سلیک غطفانی مسجد میں آئے اور دو رکعت پڑھنے کے بغیر ہی بیٹھ گئے اس وقت اللہ کے رسول خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا (اصلیت رکتعین؟) کیا تو نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟ تو اُس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: (قم فصل رکعتین) کھڑا ہو اور دو رکعت ادا کر۔ (بخاری ۱۲۷/۱، مسلم ۵۹۷/۲، ابن ماجہ (۱۱۴) ابن خزیمہ (۱۸۳۸)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ سلیک غطفانی کے ساتھ ہی خاص ہے کسی دوسرے شخص کو دو رکعت ادا کرنے کا حکم نہیں ہے لیکن یہ بات بالکل غلط ہے اور سراسر صحیح احادیث کے خلاف ہے اللہ کے رسول نے عام حکم بھی دیا ہے کہ: :

«إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا»

'' جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہے تو اسے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لینی چاہئیں '' (مسلم ۵۹۷، ۵۹۶/۲)

صحیحین کی ان ہر دو روایات سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہے کہ خطبہ کے دوران دو رکعت تحیة المسجد پڑھنا سنت ہے یہ دونوں قوی حدیثیں ہیں۔

کیونکہ پہلی روایت میں ایک شخص کو حکم دیا اور دوسری روایت میں ایک عام شریعی حکم کے ذریعے امت کیلیئے سنت قرار دیا ہے۔ امام بغویؒ فرماتے ہیں۔

"وفیہ دلیل علی أن من دخل والإمام یخطب لا یجلس حتی یصلی رکعتین وھو کثیر من اھل العلم "

'' یہ حدیث اس ابت کی لدبل ہے کہ جو شخص خطبہ کے دوران آئے وہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھے یہ مسلک اکثر اہل علم کا ہے ''۔ (شرح السنہ ۲۶۶/۴)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ